

پُراسرار خزانہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ



شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (24صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُرُود خواں کا رُخسار چوما

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سعید علیہ رحمۃ اللّٰہِ المُعِید سونے سے قبل ایک مقرّرہ تعداد میں دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار جب دُرُود شریف پڑھ کر رات کو سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، میں جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام پڑھا کرتا ہوں وُہی مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لے آئے اور فرمایا: ''اپنا وہ مُنہ جس سے تم مجھ پر دُرُود پڑھتے ہو میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں۔'' یہ سن کر مجھے بڑی شرم آئی، میں

مــــــــــدینہ

لِ اَلحمدُ لِلّٰہ شبِ جُمُعہ (١٤١٨-٥-١٠) کو امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان اُمُّ القَیوِین، اَلۡاِمَارَاتُ الۡعَرَبِیَّۃُ الۡمُتَّحِدَۃ سے بذریعہ ٹیلیفون مرکز الاولیاء لاہور میں دو جگہ رِلے ہوا اور وہاں سے مصطَفٰے آباد، منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ، شکر گڑھ، اوکاڑہ، ضیاکوٹ اور چیچہ وطنی میں رِلے ہوا جہاں ہزار ہا اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے یہ بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

اپنا مُنہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَہَنِ اقدس (یعنی مُبارَک مُنہ) کے قریب کیسے کروں! میں نے اپنا رُخسار (یعنی گال) سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کر دیا اور رَحْمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اس پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو سارا گھر مُشکبار ہو رہا تھا۔ اور میرا رُخسار آٹھ روز تک خوب خوب خوشبودار رہا۔ (القولُ البدیع ص ۲۸۱ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان سننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ بیان سنئے کہ لاپرواہی سے اِدھر اُدھر یا پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، اپنے کپڑے، بدن یا بالوں کو سَہلاتے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے یا ٹیک لگا کر سننے سے نیز اَدھورا بیان سُن کر چل پڑنے سے اِس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بے توَجُّہی کے ساتھ قراٰن وسنّت کی بات سننا مسلمانوں کی صِفات سے نہیں ہے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء دوسری اور تیسری آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت،

عظیم المرتبت، پروانۂِ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن ''**کنزُ الایمان**'' میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔''

یتیموں کی دیوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی **کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مشہور قراٰنی واقعہ جو پندرھویں پارے سے شروع ہو کر سولہویں پارے میں خَتْم ہوتا ہے، اُس میں یہ بھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی **کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک شَہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کی نہ مہمان نوازی کی نہ ہی کھانا حاضر کیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے وہاں ایک بوسیدہ دیوار جو گرنے کے قریب تھی اُس کو درست کیا۔ ایسے لوگ جنہوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا ان کے یہاں دیوار کی خدمت کا کام تَعَجُّب انگیز تھا۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: ''آپ

اگر چاہتے تو ان لوگوں سے کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔" سیِّدُنا خضر علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: "یہ دو یتیموں کی دیوار ہے جو ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے خزانہ ہے، اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اٹھا جاتے لہٰذا آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چاہا کہ وہ بچّے جوان ہو کر خزانہ نکال لیں۔ ان کے نیک باپ کے صَدْقے میں ان پر بھی رَحْمت ہوئی۔" مُفَسِّرین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: "وہ نیک آدمی ان بچّوں کا ساتویں یا دسویں پُشْت پر جا کر والِد بنتا تھا۔" (مُلَخّص آز تفسیرِ صاوی ج ٤ ص ١٢١١، ١٢١٣)

خزانۂ لاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں پر ان کے والِد کی نیکی کا لحاظ فرمایا گیا خود ان بچّوں کی نیکی کا تذکرہ نہیں۔ ان کے والد نیک اور پرہیز گار تھے لہٰذا ان کا **خزانۂ لاجواب** محفوظ رکھا گیا۔ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکوکاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردہ اور اَمان میں رہتے ہیں۔" (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ٥ ص ٤٢٢)

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہادِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "اللہ تعالٰی ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا دَفْع فرماتا ہے۔" (مُعجَم اَوسَط ج ٣

ص ۱۲۹ حدیث ٤٠٨٠) سُبْحٰنَ اللّٰہ نیکوں کا قُرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۸۷)

سات عبر تناك عبارات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی بَرَکت سے ان کی اولاد بلکہ ہمسایوں (یعنی پڑوسیوں) کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، تو نیک آدمی کتنا بھلا انسان ہوتا ہے کہ اس کے فُیُوض و بَرَکات سے نہ جانے کتنے لوگ مُتَمتِّع و مالا مال ہوتے ہیں۔ ابھی جس خزانہ لاجواب کا ذِکر ہوا اس کا تذکرہ **سُوْرَۃُ الْکَھْف** پارہ 16 آیت 82 میں کچھ یوں ہے:

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ج ترجَمۂ کنز الایمان: اُس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

اس آیتِ مقدَّسہ کے تَحْت حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ **فرماتے** ہیں: وہ خزانہ سونے کی ایک تختی پر مُشْتَمِل تھا اور اس پر سات عبرت آموز عبارات مَنْقُوش تھیں:

﴿۱﴾ اُس شَخْص کا حال عجیب ہے جو موت کا یقین ہونے کے باوُجود ہنستا ہے۔

﴿۲﴾ اُس شَخْص پر **تَعَجُّب** ہے جو دنیا کو فنا ہونے والی تسلیم کرنے کے باوجود اس میں مطمئن و مُنْہَمِک (یعنی مشغول اور کھویا ہوا) ہے۔

﴿۳﴾ اُس شَخْص پر حیرت ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوُجود دنیا (کی نعمتیں) نہ ملنے پر مَغْموم ہوتا ہے۔

﴿٤﴾ کتنا عجیب ہے وہ آدمی جس کو یقین ہے کہ قِیامت کو ذرّے ذرّے کا حساب دینا ہے

اس کے باوُجُود دنیا کی دولت جَمْع کرنے کی دُھن میں مگن ہے۔

﴿۵﴾ حیرت ہے اُس شخص پر جو جہنَّم کو سخت ترین عذاب کا مقام تسلیم کرنے کے باوُجُود گناہوں سے باز نہیں آتا۔

﴿٦﴾ عجیب ہے وہ شخص کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے کے باوجود غیروں کے تذکرے کرتا ہے۔

﴿۷﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو یہ جانتا ہے کہ جنَّت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی دنیا کی راحتوں میں گم ہے۔ اِسی طرح اُس کا حال بھی عجیب ہے جو شیطان کو جان و ایمان کا دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی پَیروی کرتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّھات عَلَی الاستعداد ص۸۳ مُلَخَّصاً)

موت کا یقین اور ھنسنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دو یتیموں کے خزانۂ لاجواب پر ان سات عبارات کا **پُراَسرار خزانہ** بھی کافی عبرتناک ہے۔ یہ **پُراَسرار خزانہ** ہمیں عبرت کے مُشکبار **مَدَنی پھول** پیش کررہا ہے۔ واقِعی موت کا یقین رکھنے والوں کا ہنسنا تَعَجُّب خیز ہے، دنیا کو فانی ماننے کے باوُجُود اِس میں مطمئن رہنا حیرت انگیز ہے، تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجُود دنیا کا مال نہ ملنے پر یا نقصان ہوجانے پر واویلا کرنا حیرت ناک ہے، جتنا مال زیادہ اُتنا وبال زیادہ، قِیامت میں حساب کتاب زیادہ یہ سب کچھ یقین رکھنے کے باوُجُود ہر وَقْت اس سوچ میں رہنا کہ بس کسی طرح دولت میں اِضافہ ہوجائے، یہاں کاروبار ہے تو وہاں بھی برانچ کُھل جائے اِس طرح کی دُھن میں مگن رہنے والے پر کیوں حیرت نہ ہو کہ جب اسے یہ معلوم ہے کہ بروزِ قِیامت

مجھے ذرّے ذرّے کا حساب دینا پڑ جائے گا،تو آخر پھر وہ اِتنی دولت کیوں جَمْع کرتا چلا جارہا ہے؟ اسے مال و دولت کے حَریصوں کے عبرتناک انجام سے آخر کیوں دَرس حاصل نہیں ہوتا؟ کل قِیامت کی کڑی دھوپ میں اپنے کثیر مال ودولت کا حساب کس طرح دے سکے گا؟

جہنَّم کی ہولناکیاں

وہ بندہ بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سخت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنَّم کو اگر سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہوجائیں۔

(مُعجَم اَوسَط ج۲ ص۷۸ حدیث۲۵۸۳)

اَہلِ جہنَّم کو جو مَشْرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اس قَدَر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہوجائیں نہ اَناج اُگے نہ پھل۔ جہنَّم کے سانپ اور بچھو بے حد خوفناک ہیں۔حدیث شریف میں ہے: ''جہنَّم میں عَجَمی اونٹوں کی گردن کی مِثْل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزَخیوں کو ڈستے ہوں گے، وہ ایسے زہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زَہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے **خچّروں** کے برابر بڑے بڑے **بچّھو** جہنّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص۲۱۶ حدیث ۱۷۷۲۹)

تِرمِذی کی رِوایت میں ہے: ''جہنّم میں ''صَعُود'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافِر جہنّمی کو 70 سال تک چڑھایا جائے گا پھر اُوپر سے اسے گرایا جائے گا تو 70 سال میں وہ نیچے پہنچے گا، اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (تِرمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٢٥٨٥)

جہنّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکِرہ سُننے کے باوُجُود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اُس پر واقِعی تَعَجُّب ہے۔ آخر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جہنّم کی خطرناک غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنّم کی بھیانک **غذاؤں** کو نہیں بھولنا چاہیے! ''تِرمِذی'' کی رِوایت میں ہے: ''دوزَخیوں پر بھوک مُسَلَّط کی جائے گی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائے گی جن میں وہ مُبتَلا ہیں، وہ فریاد کریں گے تو انہیں آگ کے کانٹے والا کھانا دیا جائے گا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نجات دے، پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا تو انہیں یاد آئے گا کہ (دنیا میں) ایسے کھانے کے وَقت وہ پانی پیا کرتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کی بالٹیوں سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائے گا جب وہ اُن کے مُنہ کے قریب ہوگا تو اُن کے مُنہ بھون دے گا پھر جب اُن کے پیٹ میں داخِل ہوگا تو ان کے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔'' (تِرمذی ج ٤ ص ٢٦٣ حدیث ٢٥٩٥)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ''**زَقّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزَخیوں کو کھلایا جائے گا) کا

ایک قطرہ اگر دنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو (تلخ و بدبُودار بنا کر) خراب کردے۔" (ابنِ ماجه ج٤ ص٥٣١ حديث ٤٣٢٥)

آہ! جہنَّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دلیر کیوں ہے؟

جھوٹے کے جبڑے چیرے جا رہے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھئے! اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبُور[1] تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چیر دیتا پھر زَنبُور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چیرتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قِیامت تک قبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مَساوِی الْاَخلاق لِلخَرائطی ص ٧٦ حديث ١٣١)

چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے

مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تانبے کے ناخنوں سے اپنے چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔

مدینہ

[1] یعنی لوہے کی سلاخ جس کا ایک طرف کا سرا مڑا ہوا ہوتا ہے۔

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر عَرض کیا گیا: ''یہ لوگ آدمیوں کا گوشت کھانے والے (یعنی غیبت کرنے والے) اور لوگوں کی آبروریزی کرنے والے تھے۔''

(ابوداؤد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

زندگی مُختَصَر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے۔ عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اُٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر وِیران قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، ہماری خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ آئے گی نہ ہمیں کام آئے گی۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار　　تُو اچانک موت کا ہوگا شکار

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!　　جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے

قبر میں تنہا قِیامت تک رہے　(وسائلِ بخشش ص۷۱۱)

آہ! مُستَقبِل کا ڈاکٹر!

سردارآباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ایئر کا ایک ذہین ترین طالبِ عِلم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈوبنے لگا، مُستَقبِل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں

آ کر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لٰہذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مُستَقبِل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی مَوجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سُہانے سَپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ عِلْم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی **قَبْر کے امتحان** میں مبتلا ہو گیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مکانات کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا گزر کچھ عالی شان **مکانات** کی طرف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ”اے بُلند و بالا عمارتو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا! اور وہ لوگ کدھر گئے جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا! وہ لوگ کدھر جا چُھپے جو سب سے پہلے تمہارے اندر رہائش پذیر تھے؟“ وہ مکان بھلا کیا جواب دیتے! غیب سے ایک آواز گونج اٹھی: ”جو لوگ پہلے ان مکانات میں رہتے تھے ان کے نام و

نشان مٹ گئے اب ان کا نام تک لینے والا کوئی باقی نہیں رہا، ان کے بدن خاک میں مل گئے اور ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہیں۔'' (اَلمُنَبِّھات عَلَی الْاِسْتِعْداد ص ۱۹)

اُونچے اونچے مکان تھے جن کے تنگ قبروں میں آج آن پڑے
آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی نام کو بھی نہیں ہے نشاں باقی

ہماری فُضُول سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** والوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوتی ہے انہوں نے عالی شان مکانات دیکھ کر ان سے عبرت کا سامان کیا اور ایک ہم ہیں کہ اگر عُمدہ مکانات، کوٹھیاں اور بنگلے دیکھ لیتے ہیں تو مزید غفلت کا شکار ہوجاتے ہیں، ان کوٹھیوں کو رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کی سجاوٹوں کا نظّارہ کرتے ہیں، اس کی پائیداری پر تبصرے کرتے ہیں، ان کے بھاؤ کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ جانے کتنی فُضُولیات میں مُبتَلا ہوجاتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی مَدَنی سوچ نصیب ہوجاتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس دارِ ناپائیدار کے حُصُول کی خاطِر آج ہم ذلیل وخوار ہورہے ہیں اس کو نہ ثَبات ہے نہ قرار، اس کی ظاہری رنگینی وشادابی پر فریفتہ ہونے والو! یاد رکھو! ؎

گرچہِ ظاہِر میں مِثلِ گُل ہے پر حقیقت میں خار ہے دنیا
ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر چار دن کی بہار ہے دنیا

دو خوفناك چیزیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جن چیزوں سے میں اپنی اُمّت پر خوف کرتا ہوں ان میں زیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی امّید ہے۔ نفسانی خواہش حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امّید آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کر کے جارہی ہے اور آخرت کوچ کر کے آرہی ہے۔ ان دونوں (دنیا اور آخرت) میں سے ہر ایک کی اولاد (یعنی طلب گار) ہے۔ اگر تم یہ کرسکو کہ دنیا کے بچّے (یعنی طلب گار) نہ بنو تو ایسا ہی کرو کیونکہ آج تم عمل کی جگہ میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہ ہوگا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۳۷۰ حدیث ۱۰۶۱۶)

عُمدہ مکان والوں کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خواہشاتِ نفس اور لمبی اُمّیدوں کی تباہ کاریاں آج بالکل واضح ہیں۔ اَبناءِ دُنیا (دنیا کے بیٹوں) کی کثرت جابجا ہے کہ جسے دیکھو دنیا سے مَحَبَّت کا تو دم بھرتا نظر آرہا ہے، آخرت کی مَحَبَّت رکھنے والوں کی تعداد نہایت کم ہے، ہر ایک دنیا کا مُستَقبِل روشن کرنے کی تگ ودو میں مشغول ہے، اور اِسی فِکْر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اُتنی دولت اکٹھی کرلی جائے، جتنا ہوسکے اَسناد حاصل کرلی جائیں، جتنا ہوسکے دنیا کے پلاٹ حاصل ہوجائیں۔ اے دنیا میں عُمدہ عُمدہ مکانات پانے کے طلبگارو! ذرا دل کے کانوں سے سُنو، قراٰنِ پاک کیا کہہ رہا ہے! چُنانچِہ سُوْرَۃُ الدُّخَان پارہ 25 آیت 25 تا 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا! عُمدہ عُمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے یک بارگی دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت دی گئی، ان کے نام ونشان مٹا دئے گئے، ان کے تذکرے خَتْم ہو گئے، بس اب وہ ہیں اور ان کے اَعمال، تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔ ؎

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے   مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے   زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا — اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا — پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا — ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا — تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی — جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اِس جہْل سے تُو نکل بھی — یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلْدادۂ شِعر گوئی رہے گا — نہ گرویدۂ شُہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا — رہے گا تو ذِکرِ نِکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بَزْم سے اٹھ گئے دوست اکثر — اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر — یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقے سے آہ و بُکا ہے
کہیں شِکوہَ جَور و مکر و دَغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بُڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا اَجل تیرا کر دے گی بِالکُل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بُڑھاپے سے پا کر پیامِ قضا بھی نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سَنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ فانی جہاں ہے مسلمان تجھ کو کرے گی یہ دنیا پریشان تجھ کو
پھنسا دیگی مَرقَد میں نادان تجھ کو کرے گی قِیامت میں حیران تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کر لے توبہ رب عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت ہے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ شور مچ جائے کہ اس کا انتِقال ہوگیا ہے! اب جلدی غسّال کو بلا لاؤ چنانچہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غُسْل دیا جا رہا ہو...... کفن پہنایا جا رہا ہو...... پھر اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے، اس سے قبل ہی مان جایئے! جلدی جلدی توبہ کر لیجئے!۔ ؎

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص۷۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہٴ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ابنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا“ کے بتّیس حُرُوف کی نِسبت سے کھانے کے 32 مَدَنی پھول

۞ کھانے سے مقصود حُصُولِ لذّت نہ ہو بلکہ کھاتے وَقْت یہ **نیت** کر لیجئے: ”میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں“ ۞ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”**بہارِ شریعت**“ حصّہ 16 صَفْحَہ

17 پر ہے: بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالینا مُباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ، کیونکہ اس کا بھی صحیح مقصد ہوسکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی۔ اور **بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے**۔ زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گُمان ہے، مَثَلاً دَست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہوجائے گی۔ (دُرِّمُختار ج۹ ص ۵۶۰) ۞ بھوک سے کم کھانا بے شمار فوائد کا مجموعہ ہے کہ تقریباً 80 فیصد بیماریاں ڈَٹ کر یعنی خوب پیٹ بھر کر کھانے سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لیجئے ۞ اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے (مَثَلاً شِعر یا کمپنی وغیرہ کا نام) ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا، اُن پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۳) ۞ **کھانا** کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا **سنّت** ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷) ۞ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) **رِزْق میں کُشادگی** کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۳۳۳ حدیث ۳۵۰۱)

۞ کھانا تناوُل کرنے کے موقع پر جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب تم کھانا کھانے لگو تو اپنے جوتے اُتار دو! کیونکہ یہ تمہارے قدموں کے لیے راحت کا باعث ہے۔'' (مُعجَم اَوسط ج ۲ ص ۲۵۶ حدیث ۳۲۰۲)

۞ **کھاتے** وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنا کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جائیے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۱) یا دونوں قدموں کی

پُشت پر دوزانو بیٹھئے۔ (اِحیاء العلوم ج ۲ ص ٥) ۞ **اسلامی** بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی کیلئے یہ مَدَنی پھول ہے کہ جب کھانے بیٹھیں تو چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے **پردے میں پردہ** ضَرور کریں ۞ **سالن** یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے۔ (رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ٥٦٢) ۞ ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے ۞ بائیں یعنی الٹے ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا مکروہ ہے ۞ **مٹّی** کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ جو اپنے گھر میں **مٹّی کے برتن** بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی **زِیارت** کرنے آتے ہیں۔ (ایضاً ص ٥٦٦) ۞ دسترخوان پر سبزی ہو تو فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۲۲) ۞ شُروع کرنے سے **قبل** یہ دُعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے یا پینے میں زَہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے: **بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ**۔[1] ترجمہ: **اللہ** تعالیٰ کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے۔ (اَلفِردَوس ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰٦) ۞ **اگر شُروع میں بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھنا بھول گئے تو دَورانِ طَعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے: **بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ**۔ ترجمہ: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتِدا اور انتہا" ۞ **اوّل** آخر نمک یا نمکین کھایئے

مدینہ

[1]: جس دعا میں: "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کے بجائے "وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ہے، اس دعا کی فضیلت "ترمذی" اور "ابنِ ماجہ" میں اس طرح ہے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو بندہ روزانہ صُبح وشام 3 مرتبہ یہ کلمات کہے: "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ (ترمذی ج ٥ ص ۲٥۰ حدیث ۳۳۹۹، ابن ماجہ ج ٤ ص ۲۸٤ حدیث ۳۸٦۹)

کہ اِس سے **70 بیماریاں** دُور ہوتی ہیں۔(رَدُّالْمُحتَار ج۹ ص ۵۶۲) ۞ **سیدھے** ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، **شیطان** کا طریقہ ہے۔اکثر اسلامی بھائی نوالہ تو سیدھے ہاتھ سے ہی کھاتے ہیں، مگر جب مُنہ کے نیچے اُلٹا ہاتھ رکھتے ہیں تو بعض دانے اُس میں گرتے ہیں اور وہ اُلٹے ہی ہاتھ سے پھانک لیتے ہیں ، اِسی طرح دَسترخوان پر گرے ہوئے دانے اُلٹے ہی ہاتھ سے کھاتے ہیں، اُن کو چاہئے کہ وہ اُلٹے ہاتھ والے دانے سیدھے ہاتھ میں ڈال کر ہی مُنہ میں ڈالیں ۞ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں روٹی لے کر دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے نوالہ توڑنا **دَفْعِ تکبُّر** کیلئے ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۶۶۹) ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عین بیچ میں اوپر کر کے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنائیے، اِس طرح روٹی کے ذرّات یا روٹی پر تِل ہوئے تو برتن ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر **ضائع** ہو سکتے ہیں۔(تِل شاید زینت کیلئے ڈالتے ہیں، بغیر تِل کی روٹی لینا ہی مناسب تا کہ تِل گر کر ضائع ہونے کا بکھیڑا ہی نہ رہے) ۞ **تین** اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ **سنّتِ اَنۡبِیاء** علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہے۔اگر چاول کے دانے جدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھالیجئے ۞ **لقمہ** چھوٹا لیجئے اور **چپڑ چپڑ** کی آواز پیدا نہ ہو اِس احتیاط کے ساتھ اِس قدر چبائیے کہ مُنہ کی غذا پتلی ہو جائے، یوں کرنے سے ہاضم لُعاب بھی اچھی طرح شامل ہو جائے گا۔اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہَضْم کرنے کیلئے معدے کو سخت زَحمت کرنی

پڑے گی اور نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہوسکتا ہے لہٰذا **دانتوں کا کام آنتوں سے** مت لیجئے۔ ۞ ہر دو ایک لقمے کے بعد "**یَا وَاجِدُ**" پڑھنے سے پیٹ میں نُور پیدا ہوتا ہے ۞ **فراغت** کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخر میں انگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کھانے کے بعد مبارک اُنگلیوں کو تین مرتبہ چاٹتے**[1] ۞ **برتن** بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے جہنَّم کی آگ سے **آزاد** کرے جس طرح تو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔[2] اور ایک رِوایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغْفار** (یعنی مغفِرت کی دعا) کرتا ہے[3] ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سَیِّدُنا امام **محمد** بن **محمد** بن **محمد** غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: جو (کھانے کے بعد) پیالے (یا رِکابی) کو چاٹے اور دھو کر پی لے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھانا جنَّت کی حوروں کا مَہر ہے[4] ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی کُشادگی) کے ساتھ زندگی گزارتا ہے اور اُس کی اولاد میں خیریت رہتی ہے[5] ۞ کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کیجئے ۞ **کھانے** کے بعد اول آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ **دُعا** پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْن**۔ ترجمہ:

مدینہ

[1]: الشمائل المحمدیۃ، للترمذی ص ۹۶ حدیث ۱۳۳ [2]: جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۱ ص ۳۴۷ حدیث ۲۵۵۸ [3]: ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۱۴ حدیث ۳۲۷۱ [4]: اِحیاء العلوم ج ۲ ص ۸ [5]: ایضاً۔

''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا ، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا'' ۞ اگر کسی نے کھلایا ہوتو یہ دُعا بھی پڑھئے: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ (الحصن الحصین ص ۷۱)

۞ کھانا کھانے کے بعد سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ قُرَیْش پڑھئے۔ (اِحیاء العلوم ج ۲ ص ۸) ۞ کھانے کے بعد ہاتھ صابون سے اچّھی طرح دھو کر پونچھ لیجئے ۞ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: کھانے کے بعد وُضو (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) جُنُون (یعنی پاگل پن) کو دُور رکھتا ہے۔ (ایضاً ج۲ ص ٤)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب



٨ ربیع الاوّل ١٤٣٦ھ

31-12-2014

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید		الشمائل المحمدیۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صاوی	دارالفکر بیروت	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
درمنثور	دارالفکر بیروت	الحصن الحصین	المکتبۃ العصریہ بیروت
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	المنبہات	پشاور
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	درِّ مختار	دارالمعرفۃ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	ردّالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دارالفکر بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مساوی الاخلاق	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الفردوس بمأثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	☆☆☆☆☆	☆☆☆☆☆

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

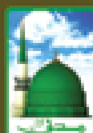
فہرس

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

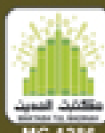
رِزْق میں برکت کا بے مثال وظیفہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیرلی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فرشتوں اور مخلوق کی جس کی بَرَکت سے روزی دی جاتی ہے، جب صُبحِ صادِق طُلوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو، **"سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُاللہ"** دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ وہ شخص چلا گیا کچھ مدت ٹھہر کر دوبارہ حاضر ہوا، عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں! (الخصائص الکبرٰی لِلسُّیُوطی ج۲ ص۲۹۹ مُلَخّصاً)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں:** اس تسبیح کا وِرْد حتَّی الْاِمْکان طُلوعِ صُبحِ صادِق کے ساتھ ہو، ورنہ صُبح سے پہلے، جماعت قائم ہوجائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عَدَد پورا کیجئے اور جس دن قبل نماز بھی نہ ہوسکے تو خیر طُلوعِ شمس (یعنی سورج نکلنے) سے پہلے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۱۲۹ مُلَخّصاً)




ISBN 978-969-631-465-3
0109737



MC 1286

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net